جناب محمد فاروق شاہ محمد
(دوحہ - قطر)

سع دریاؤں کے دِل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

عصرِ حاضر کے عظیم سکالر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی یاد میں!

سہ مٹا نہ سکیں مجھے زمانے کی گردشیں گرچہ ہیں نہ رہا میرے نقش قدم باقی ہیں

شہادت سے صرف چند روز قبل علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ نے قصور کے جلسہ عام میں وہ الفاظ کہے تھے جنھیں پڑھ سن کر آج بھی دل خون کے آنسو روتا ہے:

"اہل حدیثو! کبھی یاد کرو گے، جب ہم نہیں ہوں گے —— کبھی اپنے بیٹوں کو داستانیں سناؤ گے کہ جب ہر طرف خوف تھا، ظلمت تھی، تاریکی تھی، ظلمت کا سناٹا تھا، لوگ اہل حدیثوں کو اپنی بھیڑ اور بکریاں سمجھا کرتے تھے —— ایک کمزور آدمی لاہور سے اٹھا تھا اور اس نے کہا تھا، "لوگو، سن لو! اہل حدیث کسی کی بھیڑ بکریاں نہیں ہیں، اہل حدیث اس کائنات کی وہ قوت وطاقت ہے کہ اگر اسے احساس ذوق ہو جائے تو دنیا کی کوئی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی!"

علامہ صاحب، کو ہم سے جدا ہوئے آٹھ برس ہو رہے ہیں، لیکن آج تک ان کے قاتلوں کا سراغ نہ مل سکا!

تاریخ میں حق پرستوں کی مظلومیت کی داستان کوئی نیا واقعہ نہیں یہ سلسلہ تو روزِ اوّل سے جاری ہے —— اور تو اور ہے، سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مخالفین کے ہاتھوں بُری طرح ستائے گئے ـــــ صرف اس جرم میں کہ آپؐ دعوتِ توحید کے علمبردار تھے، اور آپؐ کے بعد آپؐ کے نام لیوا بھی اسی جرم کی پاداش میں آج تک مخالفین کی چیرہ دستیوں کا شکار ہیں ـــــ تاہم انصاف و جزا کا ایک دن مقرر ہے، جب ہر ظالم کو اس کے ظلم کا بھرپور بدلہ ملے گا۔

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستین کا

تاثرات

میں نے پہلی دفعہ علامہ شہید رحمہ اللہ کو اس روز انتہے قریب سے دیکھا جب وہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۶ء کو بروز سوموار کسی عربی کی دعوت پر قطر کے مختصر چار روزہ دورے پر تشریف لائے۔ میرے والدِ محترم شاہ محمد علوی صاحب جو ابتداء ہی سے اہل حدیث ہیں اور اللہ رب العزت نے اُن کے دل و دماغ میں مسلکِ حقہ اہل حدیث کی خدمت کا جذبہ اس طرح بھر دیا ہے کہ اُنھیں ہر لمحہ یہی فکر لاحق رہتی ہے کہ جس طرح بھی ہو اللہ رب العزت ان سے مسلکِ حقہ کی خدمت لے لیں، تاکہ اللہ تعالیٰ روزِ محشر اپنے رحم و فضل سے شاید اسی چیز کو ان کی نجات کا سبب بنا دے ـــــ آپ کو علامہ شہیدؒ کی آمد کی اطلاع قطر میں واقع سعودی اسلامی مرکز الدعوۃ والارشاد کے ذریعے سب سے پہلے ہوئی، کیوں کہ ماضی میں اُن کے سعودی مرکز الدعوۃ سے خصوصی روابط رہے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی والدِ محترم نے علامہ شہید (جو کہ دوحہ کے بہت بڑے ہوٹل "فندق الواحۃ" میں گورنمنٹ قطر کے مہمانِ خصوصی کے طور پر ٹھہرے ہوئے تھے) کو فون کیا۔ علامہ شہید والد صاحب کا فون سُن کر بہت خوش ہوئے۔ علامہ صاحب میرے والد سے ذاتی طور پر بھی اور بزرگ علمائے اہل حدیث کے خادم ہونے کے ناطے بھی خوب واقف تھے ـــــ علامہ شہیدؒ نے یہ کہہ کر کہ "دیر نہ کریں اور فوراً مجھے ملیں" والد صاحب کو اپنے پاس پہنچنے کی دعوت دی۔ یہ سنتے ہی بغیر کسی تاخیر کے والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ لے کر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت شام کے چار بج رہے تھے، ملاقات کے بعد علامہ شہیدؒ نے بتایا کہ مجھے ابھی قطر ہائی کورٹ کے سینیئر جج فضیلۃ الشیخ احمد بن حجر آل بوطامی کے ہاں جانا ہے اور چوں کہ فضیلۃ الشیخ سے وقت پہلے ہی طے ہو چکا ہے، لہٰذا آپ لوگ بھی میرے ساتھ قاضی صاحب کے ہاں چلیں۔

جب ہم علامہ شہیدؒ کے ہمراہ قاضی صاحب کے ہاں پہنچے تو قاضی صاحب نے بڑے جوش و خروش سے علامہ شہیدؒ کا استقبال کیا ـــــــ قاضی صاحب پہلے ہی علامہ شہیدؒ کی نابغۂ عصر شخصیت سے غائبانہ طور پر واقف تھے ـــ جب مجلس خوب جم گئی اور گفتگو شروع ہوئی تو تصوف کا مسئلہ زیرِ بحث آگیا۔ دورانِ گفتگو علامہ شہید رحؒ نے کہا کہ جامعہ ازہر (مصر) میں تصوف اس طرح چھا چکا ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ بات سُنتے ہی قاضی صاحب کی مجلس میں موجود مصری علماء برافروختہ ہوگئے، مجلس میں ان کی آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں اور بڑی شد و مد سے وہ علامہ صاحب کی بات کی تردید کرنے لگے۔ مگر میں نے کیا دیکھا، چند لمحوں میں علامہ شہید رحمہ اللہ پورے مجمع کو اس طرح اپنے اعتماد میں لے چکے تھے کہ پھر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ علامہ شہیدؒ کے سامنے بات کر سکتا۔ بلکہ میں نے دیکھا کہ جب مجلس ختم ہوئی تو وہی مصری علماء، جو اونچی اونچی باتیں کر رہے تھے، علامہ شہیدؒ کے سامنے طالب علموں کی طرح کھڑے ان سے سوالات کر رہے تھے۔ اسی طرح وہاں پر موجود ہندوستانی علماء پر میری نظر پڑی تو وہ بھی انتہائی تعجب بھری نگاہوں سے علامہ شہیدؒ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ علامہ شہید کی بے باکی اور عربی زبان میں ان کی مہارت پر محوِ حیرت تھے۔

اس کے بعد جب مجلس ختم ہوئی تو شیخ احمد بن حجر قاضی محکمۂ شرعیہ نے علامہ شہیدؒ کو مجبور کیا کہ آپ جمعرات کو واپس نہ جائیں، ایک دن اور ہمیں دے دیں تاکہ ہم آپ کا خطبۂ جمعہ بھی سُن سکیں اور آپ کی امامت میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کا شرف حاصل کر لیں۔ علامہ مرحوم نے پہلے تو کافی دیر تک معذرت کی، مگر جب دباؤ بڑھ گیا تو رضامندی کا اظہار کر دیا اور جمعہ پڑھانے پر راضی ہوگئے۔ میں تو بہت خوش ہوا، کیوں کہ ہماری اور بعض دیگر مخلص دوستوں کی خواہش بھی یہی تھی۔ چنانچہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۶ء کو بروز جمعہ علامہ شہیدؒ نے جامع مسجد ابنِ حجر میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس دن ہم آپ کی خطابت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ میرے پاس الفاظ نہیں، جن سے میں اپنے احساسات کی ترجمانی کر سکوں۔

علامہ شہیدؒ نے "امتِ مسلمہ کے اختلافات کا حل" کے موضوع پر ایسا خطبہ[۱] ارشاد

---

[۱] اس خطبۂ جمعہ کے بعد اردو دان طبقہ کے لیے علامہ مرحوم نے خود ہی اس خطبہ کا خلاصہ اردو زبان میں پیش

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

فرمایا کہ میں نے خود دیکھا، عرب سامعین کی آنکھوں سے آنسوؤں کی قطاریں بندھ گئیں اور خطبہ کے بعد ہر عرب سامع کی خواہش یہ تھی کہ وہ علامہ شہیدؒ سے مل کر واپس جائے۔ مگر ایک تو مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرے اس لیے کہ سنتوں کے بعد علامہ مرحوم کا اردو زبان میں خطاب ہونا تھا، ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ نمازِ جمعہ کے ختم ہوتے ہی پاکستانی، بنگالی اور انڈین لوگوں کے ہجوم نے اس طرح علامہ شہیدؒ کو گھیر لیا کہ پچھلی صفوں کے نمازیوں کا آپ تک پہنچنا مشکل ہوگیا۔ جمعۃ المبارک کی اسی رات علامہ شہیدؒ تو واپس پاکستان چلے گئے مگر ہمارے دلوں میں ایسی محبت اور پیار بٹھا گئے جو زندگی بھر محو نہیں ہوسکتا۔ اس سے قبل ہم آپ سے صرف اس لیے محبت رکھتے تھے کہ آپ کا شمار پاکستان کے کبار علمائے اہلحدیث میں ہوتا ہے، مگر آپ کا خطبہ سننے کے بعد ہم نے یہ یقین کرلیا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ ایک نابغۂ عصر شخصیت ہیں۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ علامہ احسان شہیدؒ پانچ دن یہاں ٹھہرے اور گورنمنٹ قطر کی جانب سے انھیں ایک کار اور ڈرائیور دیا گیا، مگر علامہ مرحوم نے اس ڈرائیور کو چھٹی دے دی اور اپنی ڈرائیوری کا شرف میرے والدِ محترم کو بخشا۔ علامہ صاحبؒ نے والد محترم سے قطر ایئرپورٹ پر پاکستان واپسی کے دوران کہا کہ "علوی صاحب! آپ ایک انتہائی مخلص اور جماعتی درد رکھنے والے انسان ہیں، اسی بناء پر میں آپ سے اتنا قریب ہوا اور آپ کو اپنے اتنا قریب کیا کہ ملاقات کے بعد آپ کو ہی اپنی معیت میں رکھنے کو پسند کیا۔

علامہ شہیدؒ نے جاتے ہوئے والدِ محترم کو یقین دلایا تھا کہ اگر زندگی نے مہلت دی تو میں بہت جلد دوبارہ قطر کے تبلیغی دَورے پر آؤں گا، کیوں کہ یہاں اردو دان طبقہ اور خصوصًا پاکستانی دوستوں کو عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے وعظ و ارشاد کی اشد ضرورت ہے۔ مگر افسوس کہ اس کے تقریبًا تین ماہ بعد ہی انسانی شکل کے خون خوار درندوں نے ایک خوفناک بم کا دھماکہ کرکے اس متاعِ عظیم کو ہم سے ہمیشہ کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کیا، جسے راقم ہذا السطور نے کیسٹ کی مدد سے ترتیب دیا، اور جو اسی موقر رسالے کے ماہ نومبر ۱۹۹۴ء کے شمارہ نمبر ہفت روزہ اہلحدیث لاہور مؤرخہ ۲۵ نومبر ۹۴ء میں شائع ہو چکا ہے

لیے جدا کر دیا ـــــــ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً!

یوں ہم دوبارہ علامہ شہید کو تو نہ دیکھ سکے، البتہ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اسی مؤقر رسالہ "حرمین" کے مدیر مسئول، اور جامعہ علوم اثریہ جہلم کے رئیس محترم مولانا محمد مدنی حفظہ اللہ کو کہ جنھوں نے اس خلیجی ریاست کا تبلیغی دورہ کیا اور اس تبلیغی دورے میں انھوں نے دس بڑے عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا ـــــــ مدنی صاحب کے یہ خطابات کتاب وسنت کے دلائل سے مزین تھے، جبکہ خطابت میں خوب گھن گرج اور شیرینی تھی، جس کی وجہ سے حلقۂ سامعین میں اضافہ ہوتا گیا اور آپ کی شہرت اتنی ہوئی کہ آج قطر میں مقیم تقریباً ہر اردو داں آپ کو پاکستان کے ایک بہترین عالم دین کی حیثیت سے جانتا ہے۔ مولانا مدنی کے اس کامیاب دورے کی مفصل رپورٹ مجلہ حرمین شمارہ ۱۰ جلد ۱ میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہے۔

المختصر، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید سچے مومن، بے لوث داعیٔ کتاب وسنت اور اسلام کے بے باک و نڈر سپاہی تھے۔ دینِ حق کے لیے ان کی خدمات کو تاریخ اپنے سینے میں جگہ دے چکی ہے ـــــــ ویسے بھی ایسی شخصیت کی یاد دلوں سے کیسے محو ہو سکتی ہے جس نے نخلِ توحید کی آبیاری اپنے خون سے کی ہو اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی رکھوالی میں اپنی جان تک نذر کر دی ہو ـــــــ علامہ تو خود فرمایا کرتے تھے ؎

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

علامہ شہید جماعت اہل حدیث کو بہت بلند دیکھنا چاہتے تھے۔ اپنی اس سوچ اور فکر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنی کوشش کا آغاز فرمایا اور پھر مسلک اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کے لیے اس قدر کام کیا کہ چند سالوں میں اہل حدیث کو پورے ملک میں ایک نئی طاقت کے طور پر متعارف کروایا ـــــــ انھوں نے حاملینِ کتاب و سنت کو منظم کرنے کی خاطر ملک بھر کے شہروں کے طوفانی دورے کیے اور ہر بڑے شہر میں مذہبی اور سیاسی جلسوں کے ذریعے مسلک اہل حدیث کی خوب اشاعت کی ـــــــ ابطالِ باطل، احقاقِ حق کے لیے دن رات ایک کر دیئے جس سے شرک و بدعت کے

ایوانوں میں تہلکہ مچ گیا ـــــ ساتھ ہی ساتھ اسلام کی حمایت میں حکمرانوں کے سامنے آوازۂ حق بلند کیا، جس کے نتیجے میں آپ کو راستے سے ہٹانے کی مکروہ اور گھناؤنی سازش تیار کی گئی ۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی زندگی بھی قابلِ رشک تھی اور موت بھی ـــــ یہ سعادت کچھ کم نہیں کہ دھماکہ لاہور میں ہو اور قبر مدینہ طیبہ میں جنت البقیع میں بن رہی ہو ـــــ علامہ شہید اسی جنت البقیع میں کھڑے ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے یہ دعا کیا کرتے تھے، الٰہ العالمین کاش اس جنت البقیع میں تھوڑا سا ٹکڑا قبر کے لیے مجھے بھی مل جائے ـــــ پھر یہی ہوا جب دھماکہ ہوا تو بعض دوسرے علمائے کرام جو اسی سٹیج پر موجود تھے، شہید ہو گئے لیکن علامہ کی دعا قبول ہو چکی تھی ـــــ قدرت نے آپ کو مہلت دی، تاآں کہ آپ کو لینے کے لیے شاہ کا خصوصی طیارہ سعودی عرب سے پاکستان آیا۔ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتے ہی تقدیر مسکرائی ہوئی آئی کہ آؤ احسان! تم نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے داماد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے پہلو میں کھڑے ہو کر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ میری قبر بھی اسی مقام پر بنے تاکہ روزِ حشر میں بھی حضرت عثمانؓ کے پہلو بہ پہلو اٹھ کر اپنے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لوں ـــــ آؤ آج تمہاری خواہش کے مطابق تمہیں ان کے پہلو میں سلا دیں! ـــــ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے ـــــ آمین!

اہلِ حدیث نوجوانوں کے نام ایک پیغام

میرے اہلِ حدیث نوجوان ساتھیو، تم علامہ شہید کی معیت میں نعرے لگایا کرتے تھے:

"علامہ احسان قدم بڑھاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں"! آج جب کہ علامہ شہید کو قدم بڑھائے آٹھ برس بیت چکے ہیں، کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کے قدم کہاں رک گئے ہیں؟ ـــــ اٹھیے، زمانہ آپ کے قدموں کی چاپ کا منتظر ہے ـــــ آگے بڑھیے اور علامہ شہید کے مشن سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے جماعت کو اٹھا

خطوط پر گامزن کر دیں جو اس عظیم شخصیت نے اس کے لیے منتخب کیے تھے ـــــ ہماری نظر میں علامہ شہید کتاب وسنت کے علمبردار تھے، اور آج انھی کتاب وسنت کو لے کر ہمیں ملک وقوم کی قیادت کا فریضہ سرانجام دینا ہے ـــــ یاد رکھیے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابی کا حصول صرف اور صرف کتاب وسنت کی اتباع سے ممکن ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا" (الاحزاب : ۷۱)

"جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو وہ بڑی مراد پا گیا!"

اللّٰھمّ وفّق لنا لما تحبّ و ترضٰی ـــــ آمین

غریبوں اور ضرورت مند افراد کی امداد کیلئے
صراط مستقیم ویلفیئر سوسائٹی کے امدادی کوپن خریدیئے

صراط مستقیم ویلفیئر سوسائٹی نے اپنے قیام کے نہایت مختصر عرصہ میں متعدد ضرورت مندوں کی مالی اعانت، مستحق گھرانوں کی جزوی کفالت، راشن کی ترسیل، نادار مریضوں کے علاج و معالجے اور تعلیمی اخراجات پورے کرنے سے قاصر طلباء کے داخلوں اور کورس وغیرہ کے اخراجات سمیت اہلحدیث برادری کی اعانت کی دیگر متعدد خدمات پیش کی ہیں۔ لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث سوسائٹی متعدد درخواستوں پر عملدر آمد سے قاصر ہے حالانکہ وہ درخواستیں فوری ردعمل کی متقاضی ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں آپ کا تعاون درکار ہے۔ صراط مستقیم ویلفیئر سوسائٹی کے امدادی کوپن خرید کر آپ غریب اہلحدیث احباب کی امداد کا کام ممکن بنا سکتے ہیں۔

براہ کرم صراط مستقیم ویلفیئر سوسائٹی کے رضاکاروں سے ٹوکن خرید فرما کر مشکور فرمائیں۔

صراط مستقیم ویلفیئر سوسائٹی (کراچی)

"زرق آمل" اردو بازار لاہور